السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک سائل نے یہ سوال پوچھا ہے کہ مطلقہ کی عدت کیا ہے' نیز وہ مطلقہ جس کی طلاق رجعی ہوگیا وہ اپنے شوہر ہی کے گھر رہے تاکہ اس کا شوہر رجوع کرسکے یا وہ اپنے والدہ کے گھر چلی جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس مطلقہ کی طلاق رجعی ہو اس کیلئے یہ واجب ہے کہ وہ اپنے شوہر ہی کے گھر میں رہے اور شوہر کیلئے اسے گھر سے نکلنا حرام ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ١ ... سورة الطلاق

''نہ تم ہی ان کو ایام عدت سے ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود ہی نکلیں' ہاں اگر وہ صریح بے حیائی بدکاری کریں تو نکال دینا چاہئے۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں۔ جو کوئی اللہ کی حدوں سے تجاوز کریگا وہ اپنے آپ پر ظلم کریگا۔''

آج کل لوگوں میں جو یہ رواج ہے کہ جونہی کسی عورت کو رجعی طلاق ہوئی تو وہ فوراًاپنے والدین کے گھر چلی جاتی ہے' یہ غلط اور حرام ہے' کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ ١ ... سورة الطلاق

''نہ تو تم ہی ان کو ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود ہی نکلیں۔''

اور استثناء کی صرف یہ ایک صورت بیان کی ہے کہ اگر وہ صریح بے حیائی زنا کا ارتکاب کریں تو پھر انہیں گھروں سے نکال دینا چاہئے اور پھر اس کے بعد فرمایا:

وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ١ ... سورة الطلاق

''یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو شخص اللہ کی حدوں سے تجاوز کریگا' وہ اپنے آپ پر ظلم کریگا۔''

پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے شوہر کے گھر ہی میں رہنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا...١ ... سورة الطلاق

''اے طلاق دینے والے تجھے کیا معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی رجعت کی سبیل پید فرما دے۔''

مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو مقرر کردہ حدود کی پابندی کریں' اللہ نے انہیں جو حکم دیا ہے اس کی اطاعت بجالائیں اور محض عادات کو شرعی امور کی مخالفت کا ذریعہ نہ بنائیں' لہٰذا رجعی طلاق والی عورت کیلئے واجب کہ وہ عدت پوری ہونے تک اپنے شوہر ہی کے گھر میں رہے اور اس دوران وہ شوہر سے پردہ بھی کرے نگی' بلکہ اس کے سامنے اظہار زیب وزینت اور اہتمام آرائش وزیبائش بھی کر سکتی ہے' دونوں باہم دیگر گفتگو بھی کر سکتے ہیں اور اکٹھے بیٹھ بھی سکتے ہیں اور مباشرت کے سواہر کام کر سکتے ہیں' مباشرت صرف رجوع کے وقت ہی کر سکتے ہیں اور رجوع کی صورت یہ ہے کہ شوہر زبان سے کہے کہ میں اپنی بیوی سے رجوع کرتا ہوں' نیز وہ مراجعت کی نیت سے مباشرت کر کے عملاً بھی رجوع کرسکتا ہے۔

مطلقہ کی عدت کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر کسی عورت کو دخول وخلوت یعنی جماع ومباشرت سے قبل طلاق دے دی گئی ہ تو اس کیلئے مطلقاً کوئی عدت نہیں ہے' وہ محض طلاق ہی بائنہ ہو جائیگی اور کسی دوسرے مرد سے شادی کرنا اس کیلئے حلال ہو جائیگا اور اگر دخول وخلوت اور مجامعت کے بعد طلاق دی ہو تو پھر عدت کی حسب ذیل صورتیں ہوں گی:

1. اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل تک ہے' خواہ یہ مدت کم ہو یا زیادہ' ممکن ہے کہ یک شخص نے اپنی بیوی کو صبح کے وقت طلاق ہو اور وہ ظہر سے پہلے بچے کو جنم دے دے تو اس کی عدت اسی سے پوری ہو جائیگی اور اس بات کا بھی امکان ہے کہ ایک شخص نے ماہ محرم میں اپنی بیوی کو طلاق دی ہو اور اس کے ہاں بچے کی ولادت دوالحجہ کے مہینے میں ہو تو ایسی عورت کو بارہ ماہ کی عدت گزارنی ہوگی' کیونکہ اس بارے میں اصول یہ ہے کہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے' جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ٤ ... سورة الطلاق

''اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمی یعنی بچہ جننے تک ہے۔''

2. اگر مطلقہ عورت حاملہ نہیں اوراسے حیض آتا ہو تو اس کی عدت طلاق کے بعد مکمل تین حیض ہے 'یعنی اسے حیض آئے اور پاک ہوجائے 'پھر آئے اور پاک ہوجائے اور پھر آئے اور پاک ہوجائے یعنی اس طرح اسے مکمل تین حیض آئیں خواہ ان کے درمیان کی مدت کم ہو یا زیادہ مثلاً: اگر کوئی شخص مرضعہ بچے کو دودھ پلانے والی کو طلاق دے دے اور اسے دوسال تک بھی حیض نہ آئے تو وہ عدت میں رہے گی 'حتیٰ کہ اسے تین بار حیض آجائے اور اس طرح اسے دوسال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ تک عدت میں رہنا پڑسکتا ہے 'کیونکہ ارشادباری تعالی ہے:

وَالمُطَلَّقـٰتُ يَتَرَ‌بَّصنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلـٰثَةَ قُر‌وءٍ   ٢٢٨ ... سورالبقرة

''اور طلاق والی عورتیں تین حیض تک انتظار کریں۔''

3. جس عورت کو حیض نہ آتا ہوں خواہ اس کا سبب عدم بلوغت ہو یا کبر سنی بڑھاپا کی وجہ سے حیض سے مایوسی ہو تو اس کی عدت تین ماہ ہے 'ارشادباری تعالی ہے:

وَاللّـٰـٔى يَئِسنَ مِنَ المَحيضِ مِن نِسائِكُم إِنِ ار‌تَبتُم فَعِدَّتُهُنَّ ثَلـٰثَةُ أَشهُرٍ‌ وَاللّـٰـٔى لَم يَحِضنَ   ٤ ... سورة الطلاق

''اور تمہاری مطلقہ عورتیں جو حیض سے ناامید ہوچکی ہوں اگر تم کو ان کی عدت کے بارے میں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور جن کو ابھی حیض نہیں آنے لگا ان کی عدت بھی یہی ہے۔''

4. اگر کسی کا حیض کسی سبب کی وجہ سے ختم ہوگیا ہو اور معلوم ہو کہ اب حیض کبھی نہیں آئیگا 'مثلاً یہ کہ آپریشن وغیرہ کے ذریعے اس کا رحم ہی نکال دیا گیا ہو تو یہ بھی حیض سے مایوس عورت کی طرح تین ماہ عدت گزارے گی۔

5. اگر حی ختم ہوگیا ہو اور اسے اس کے سبب کا بھی علم ہو تو اسے انتظار کرنا ہوگا حتیٰ کہ یہ سبب دور ہوجائے 'حیض آجائے اور یہ اس کے مطابق عدت گزارے۔

6. حیض ختم ہوجائے مگر عورت کو اس کے سبب کا علم نہ ہو تو علما فرماتے ہیں کہ اسے مکمل ایک سال تک عدت گزارنی چاہیے اس میں نوماہ حمل کے اور تین ماہ عدت کے ہونگے۔ یہ ہیں مطلقہ عورتوں کی عدت کی اقسام:

جس عورت کا نکاح خلع وغیرہ کی وجہ سے فسخ ہوگیا ہو اس کی عدت ایک حیض ہے 'یعنی جب کوئی شخص اپنی بیوی سے خلع کرے کہ اس عورت نے یا اس کے ولی نے کچھ مال دے دیا ہو کہ اس کے عوض وہ نکاح فسخ کردے اور شوہر نے مال وغیرہ لے کر عورت کو الگ کردیا ہو تو اسے عدت کیلیئے ایک حیض ہی کافی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب العدہ: جلد 3 صفحہ 343

محدث فتویٰ